69

قیادت اور چوٹی کا سفر

اعلیٰ سطح کی قیادت اگر اعلیٰ ہو تو اپنی نظریں انتہائی بلندیوں پر جما دیتی ہے اور پھر اُس تک سفر کو طے کرنے کے لیے راستہ ہموار کرتی ہے___ قیادت کا مطلب ہی بلندی کی طرف سفر ہے۔ اگر موجودہ سطح پر برقرار رہنا ہو یا اس سے بھی نیچے جانا ہو تو قائد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ قائد جب بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کے لیے اُبھارتا ہے تو کئی طرح کے خطرات سب کے ذہن میں آتے ہیں، اور ان کے حوالے دے کر کئی رہروانِ کارواں منہ موڑ لیتے ہیں اور اپنے کو 'بچا' لیتے ہیں۔ ان خطرات کا کیا حوالہ ہے اور اس کا کیا جواب ہے؟

۱- **ناکامی و پسپائی**: جتنی بلندی پر سفر ہوگا اتنا ہی اُوپر سے گرنا ممکن ہوسکتا ہے۔ لہٰذا پسپائی کا خطرہ پہلا حوالہ ہوتا ہے ساتھ نہ دینے کا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے جن لوگوں نے بلند و بالا منازل کو بے خوف و خطر ہو کر حاصل کیا ہے ان سے سبق لیا جائے۔ امید کے ساتھ یقین کو دلوں میں اُتارا جائے۔ ناکامی کو بھی کامیابی کی نوید سمجھا جائے۔

۲- **خود غرضی**: بلندی کی طرف سفر کی ہمت کم لوگوں میں ہوتی ہے۔ صرف اور صرف اخلاص کے ذریعے سے اس کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ خود غرضی کے باعث کوئی گھبرا کر راستہ چھوڑ دیتا ہے اور کوئی کسی مسئلے کی بنا پر حل تجویز کرنے کے بجائے بہانہ بنا لیتا ہے۔

۳- **وسائل پر تکیہ**: بلند مقاصد کے حصول کے لیے صرف وسائل کی فراہمی کو کافی سمجھ لیا جائے تو ضروری نہیں کہ کامیابی حاصل ہو جائے۔ وسائل کی فراوانی منزل کو قریب نہیں لاتی ہے۔ اصل اہمیت درست حکمت عملی اور صلاحیت اور استعداد کی فراوانی کی ہے۔

۴- **غرور اور فخر**: بلندی کی جانب سفر مشکل اور طویل ہوتا ہے۔ ایسے میں اگر ابتدائی طور پر کوئی کامیابی مل جائے یا اس کا اندازہ بھی ہونے لگے تو سب کچھ پالیا ہے کا احساس کسی قدر فخر و غرور کی شکل میں کمزوری پیدا کر دیتا ہے۔ پھر سنا کم جاتا ہے سنایا زیادہ جاتا ہے۔ حقیقت کے ادراک اور مشاورت کے تقاضے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

۵- **آرام کی خواہش**: بلندی کا سفر بے آرامی کا تقاضا کرتا ہے۔ آرام کی خواہش قدم بڑھانے سے روک دیتی ہے، سوچ پر پہرہ بٹھا دیتی ہے۔ لہٰذا صبر اور برداشت، اولوالعزمی اور لگن کے ذریعے آخری قدم تک کوشش کا جاری رہنا ضروری ہے۔ یہ تلخ ہوتا ہے لیکن اس کے بغیر بلندی کو چھوا نہیں جاسکتا۔

سنابل العلم